مولای صل وسلم دائماً ابداً　　درس حدیث　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

چار چیزیں

اگر تمہارے اندر ہوں تو دُنیا کی باقی چیزیں نہ بھی حاصل ہو سکیں کوئی حرج نہیں

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرۃ مولانا سیّد حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مُبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارفؒ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرۃ شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے سیّد مولانا محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ ان سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ و لالا انوارِ مدینہ کے ذریعہ حضرۃ رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرۃ کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرۃ مولانا سیّد رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشان است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمّد و آلہٖ و صحابہ اجمعین اما بعد: جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا اربع اذا کن فیک

چار چیزیں اگر تمہارے اندر ہوں فلا علیك ما فاتك الدنیا تو دُنیا کی باقی چیزیں نہ بھی حاصل ہوسکیں تو کوئی حرج نہیں۔

○ ۱؎ حفظ امانة	امانت کی حفاظت
○ ۲؎ "وصدق حدیث"	بات میں سچائی
○ ۳؎ "وحسن خلیقة"	اخلاق میں اچھائی
○ ۴؎ "وعِفَّة فی طعمة"	کھانے میں پاکیزگی

یہ چار چیزیں آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تعلیم فرمائی ہیں۔ حدیث شریف میں اور بھی چیزیں آتی ہیں جو اس سے ملتی جلتی ہیں۔ مثلاً یہ آتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ اس کے راوی ہیں۔ لقمان حکیم سے پوچھا گیا۔ "ما بلغ بك ما نری" یہ جو آپ میں اتنی خوبیاں ہیں۔ اس درجہ پر آپ کو کس نے پہنچایا فرمایا۔ "صدق الحدیث" بات کی سچائی "واداء الامانة" امانت داری "و ترك ما لا یعنیة" اور جو بے سود باتیں ہیں انہیں چھوڑ دینا کوئی فائدہ ہو کسی قسم کا اس میں اپنا وقت صرف کرتا ہوں بے سود باتوں میں نہیں پڑتا۔ یہ مضمون چونکہ حدیث شریف میں جگہ جگہ آیا ہے اس واسطہ امام مالکؒ نے یہ نسبت دُرست سمجھی ہے کہ واقعی یہ حدیث ٹھیک ہے کیونکہ احادیث سے اس کا ٹکراؤ نہیں ہے بلکہ احادیث سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

امانت کی حفاظت: جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو چار چیزیں ذکر فرمائی ہیں ان میں ایک امانت کی حفاظت ہے۔ "امانت" کی حفاظت شریعت میں دو طرح کی ہے۔ یہ لفظ شریعت میں بہت عام ہے۔ مثال کے طور پر حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر کوئی آدمی آپ سے اپنے راز کی بات کہہ جائے تو وہ امانت ہے اس کو کسی اُوپر ظاہر نہیں کرسکتے۔

حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بات کہہ رہا ہے اور بات کرتے کرتے اس نے دائیں بائیں دیکھا کہ کوئی اور تو نہیں سُن رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کے سوا کسی اور کو نہیں بتانا

۱؎ عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال اربع اذا کن فیك فلا علیك ما فاتك الدنیا حفظ امانة وصدق حدیث وحسن خلیقة وعفّة فی طعمة رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۴۵

چاہتا اس لیے آپ کو خود سمجھ جانا چاہیے کہ اس کی یہ بات میرے پاس امانت ہے۔ حالانکہ اسے موقع نہیں مل سکا کہ وہ آپ کو ہدایت دے کہ دیکھو کسی سے ظاہر نہ کرنا۔

تو لوگوں کی باتیں راز میں رکھنا یہ بھی امانت اور روپیہ مال پیسہ یہ بھی امانت کوئی اور چیز رکھ دے، کسی کے پاس کہ اپنے پاس رکھ لیجیے یہ چیز میری ہے تو امانت کا مفہوم بہت عام ہوا اس کی بہت قسمیں ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ امانت کا معاملہ کرنا اس کے دین کا جو تقاضا ہے اس میں خلل نہ آنے دینا یہ بھی امانت داری ہے تو دُنیا کے معاملات ہوں یا آخرت کے معاملات تمام چیزوں میں امانت چلتی ہے یہ شریعت مطہرہ میں بتلایا گیا ہے۔ قانونا اس کی گرفت نہیں ہوسکتی، لیکن خدا کے گرفت ہوگی۔ وہ امین یا خائن شمار ہوگا، گویا اسلام نے جو چیزیں ہمارے یہاں قانون میں آتی ہیں یا قانون کی گرفت میں آتی ہیں۔ ان کے سوا ایک اور چیز بھی رکھی ہے وہ ہے حسن اخلاق اور اخلاقی واجبات کو سمجھنا اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے بارہ میں خدا کے ہاں سوال ہوسکتا ہے ایک چیز یہ ہے کہ ایک آدمی راز دارانہ طور پر بتاتا ہے کہ آج رات کو ہمارا پروگرام ہے کہ اس مکان میں ڈاکہ ڈالنا ہے یا یہ پروگرام ہے کہ فلاں جگہ سے اغوا کی واردات کرنی ہے یا یہ پروگرام کہ ہم فلاں جگہ جائیں گے اور قتل وغارت گری کریں گے اور اس نوعیت کے دیگر واقعات اُن کا کیا حکم ہوگا؟

اگر راز ظاہر کرتا ہے تو وہ لوگ بچ جاتے ہیں جن کو نقصان پہنچانا چاہ رہے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ امانت میں خیانت ہوتی ہے تو یہ شخص کیا کرے امانت کا لحاظ کرے یا ان لوگوں کے نقصان کا لحاظ کرے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی تمام چیزوں میں جو گناہ کی ہوں (اس سے نقصان دوسروں کو پہنچ سکتا ہو) شریعت مطہرہ نے انسان کو کسی عہد و معاہدہ کا پابند نہیں ٹھہرایا نہ ہی اس کو امانت سمجھا بلکہ اس کے ذمہ یہ ضروری ہوگا کہ اس آدمی کو اس ہلاکت سے بچائے اس کو اشارۃ صراحۃ جیسے بھی وہ سمجھ سکتا ہو کسی ذریعہ سے ہوشیار کردے یہ امانت میں داخل نہیں باقی چیزیں امانت میں داخل ہیں۔ اور یہ جو آج کل ہمارا ماحول جارہا ہے کہ اگر کسی غنڈے کا راز کھول دیا تو وہ تمہارا دُشمن ہو جائے گا اسے چھوڑ دے گا اور تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ تو اس میں یہ ضروری نہیں کہ اپنا نام لیا جائے اور ایسی وضاحت و صراحت کی جائے کہ اپنے اُوپر الزام نہ آئے، اپنا بچاؤ بھی کرتا رہے اور بات بھی بتلا دے۔

بات میں سچائی: دوسری چیز حدیث شریف میں بتلائی گئی ہے کہ "صدق حدیث" بات سچ بولے۔ سچ بولنا اس سے بڑی راحت میں رہتا ہے۔ جھوٹی بات کہتا ہے تو جھوٹ کے بعد فکر ہوتا ہے کیسے جھوٹ چھپے گا کیسے نبھے گا اور ایک جھوٹ کو نباھنے کے لیے دس جگہ دس باتیں کرنا پڑتی ہیں دس قسم کی باتیں سوچنا پڑیں گی۔ لہٰذا جھوٹ بولنا ہی چھوڑ دے صحیح بات اور سچی کرتا ہے۔

اخلاق میں اچھائی: وحسن خلیقة یہ جو اچھے اخلاق ہیں ان کی بڑی فضیلت حدیث میں آئی ہے۔ اس واسطے کہ اچھے اخلاق کا ہر وقت قائم رہنا اس کا مظاہرہ کرنا یہ بہت مشکل کام ہے کبھی اپنی طبیعت سکون پر ہوتی ہے، کبھی طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ کبھی طبیعت پر کوئی اثر کبھی کوئی اثر ان اثرات کو دبا کر دوسروں کے لیے سکون کا باعث بنے رہنا یہ اخلاق کی بات ہے۔ آدمی کسی سوچ میں (پریشان) بیٹھا ہو۔ اس سے کوئی آدمی بات کرنی چاہتا ہو تو وہ کہے گا میں بات نہیں کر سکتا اور بد اخلاقی سے جواب دے تو یہ غلط ہوگا فضیلت اس میں نہیں ہے فضیلت اس میں ہے کہ اس وقت بھی اس سے اخلاق کے ساتھ بات کرے کوئی معذرت کرنی ہو تو وہ بھی اخلاق کے ساتھ کرے۔ راستہ میں لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ راستہ چلنے والے پوچھتے ہیں کدھر جا رہا ہے راستہ۔ وہ سوچتا ہے ایک کو بتایا تھا تو دوسرا آ گیا۔ سودا تولوں یا اس کو جواب دوں تو وہ کڑوی بات کرتا ہے۔ کڑوی بات نہ کرے یہ کام بہت مشکل ہے کہ انسان اپنے اخلاق میں کڑواہٹ نہ آنے دے۔ حسن قائم رکھے تو جب مشکل ہے تو اجر بھی زیادہ ہوگا۔

کھانے میں پاکیزگی: چوتھی فضیلت تھی "عفة طعمة" کھانے میں پاکیزگی ملحوظ رکھنی کہ حرام نہ آنے پائے۔ رزقِ حرام کے بارے میں بتلایا گیا ہے کہ جو جسم حرام رزق سے پیدا (بنا) ہوا ہو اس کی جگہ جہنم ہے۔ آدمی حلال کمائے چاہے تھوڑا ہو۔ وہ ٹھیک ہے، لیکن بُرائی حرام سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب یہ چیزیں کسی آدمی کو حاصل ہو جائیں تو اگر اور کچھ دُنیا میں حاصل نہ بھی ہو تو بس یہی کافی ہے یعنی خداوند کریم کا قُرب اور اس کی خوشنودی حاصل ہوگی، کیونکہ ایک مسلمان جو کام بھی کرتا ہے اُسے بتایا ہی یہ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سامنے رکھے تو جب اس کا دن رات اسی میں صرف ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس پر اجر ملے گا اور اس کا قرب حاصل ہوگا۔ کفارہ سیئات ہوگا اور نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔